مرثیہ آغوش مادری

ماں

کاوشؔ اٹھا وہ شور جلے دل کے آبلے
دل میں پڑاؤ ڈالے ہیں زخموں کے قافلے
یہ ربط یہ لگاؤ یہ رشتوں کے سلسلے
فطرت کے گھٹتے بڑھتے ہوئے روز فاصلے
غم اور خوشی کی بھیڑ میں کھویا ہے آدمی
پھولوں میں پل کے خار پہ سویا ہے آدمی

اے دوست دل میں داغ جنوں شعلہ زن تو ہے
تنہائیوں میں درد کی اک انجمن تو ہے
غم آشنا بدن پہ لباسِ کہن تو ہے
زخموں کے رکھ رکھاؤ میں اک بانکپن تو ہے
میں ہوں انا پسند مری خودسری نہ دیکھ
آنسو بھی دیکھ غور سے خندہ لبی نہ دیکھ

www.emarsiya.com

Scanned with CamScanner

اے دوست روشناسِ غم روز گار ہوں
میں بھی اسیرِ پنجۂ لیل و نہار ہوں
بادِ خزاں میں ہوں، کبھی بادِ بہار ہوں
فطرت کے ہر اصول کا میں بھی شکار ہوں

اندیشۂ جہاں نہ غمِ روزگار سے
بچتا نہیں ہے کوئی بھی موسم کی مار سے

یہ بزم رنگ و بو ہے جہاں چل چلاؤ ہے
دارالسرّا میں چند دنوں کا پڑاؤ ہے
ہر سانس پر اجل کا مسلسل دباؤ ہے
سب جانتے ہیں پھر بھی جہاں سے لگاؤ ہے
ہونا ہے دفن سب کو کفن میں لپیٹ کر
ہمراہ لے نہ جائے گا دنیا سمیٹ کر

جب تک ہے سانس حرص کا پیکر ہے آدمی
پیدا ہوا خلوص تو گوہر ہے آدمی
عز و شرف میں قرب پیمبر ہے آدمی
ورنہ یہ راہ میں پڑا پتھر ہے آدمی
آتا نہیں ہے کام غریب و امیر کے
رہتا ہے ٹھوکروں میں ہر اک راہ گیر کے

www.emarsiya.com

Scanned with CamScanner

دنیا ہے بے ثبات یہاں پر سنبھل کے چل
کوئی خبر نہیں کہ ترے ساتھ کیا ہو کل
سایہ ہے ایک پل تو کڑی دھوپ چار پل
اشکوں کے آئینے میں تبسم کا ہے محل
غم اور خوشی کا میل ظرافت سے کم نہیں
دو دن کی زندگی بھی قیامت سے کم نہیں

ہاں ایک ہے پناہ جہاں کوئی غم نہیں
سائے میں جسکے نام کا رنج و الم نہیں
جنت وہ کونسی ہے جو زیرِ قدم نہیں
آغوشِ مادری ہے جو رحمت سے کم نہیں
پلتے ہیں نونہال اسی کی پناہ میں
ملتا نہیں ہے کھوٹ کہیں ماں کی چاہ میں

ماں کا وجود ابر کرم کی بہار ہے
بچوں کے حق میں رحمت پروردگار ہے
چھوٹا سا گھر بہشت کا آئینہ دار ہے
ماں کے بغیر گھر یہی اجڑا دیار ہے
ماں جب ہنسے تو رحم کا دریا ابل پڑے
آنسو اگر گرے تو کلیجہ نکل پڑے

www.emarsiya.com

Scanned with CamScanner

وہ ماں جسے نظام کہا کائنات کا
کوہِ گراں کبھی کہا عزمِ ثبات کا
روشن چراغ اسکو کہا غم کی رات کا
حلقہ ہے ماں کا نور مکمل حیات کا
اک طفل ماں کی گود میں سوتا ہے بے خطر
ہنسنا تو چھوڑیئے میاں روتا ہے بے خطر

ماں شب کو جاگ جاگ کے دیتی ہے لوریاں
بچہ ہو بیقرار تو بھرتی ہے سسکیاں
بچہ ہنسے تو آپ بھی ہوتی ہے شاد ماں
سن سنکے نو نہال کی وہ توتلی زباں
ہوٹوں پہ ہونٹ رکھتی ہے خندہ لبی کے ساتھ
دل باغ باغ ہوتا ہے اک گدگدی کے ساتھ

بستر بدل بدل کے سلاتی ہے رات بھر
آغوش میں اٹھا کے گھماتی ہے رات بھر
قصّے ادھر اُدھر کے سناتی ہے رات بھر
اپنا لہو بدن کا پلاتی ہے رات بھر
خود جاگتی ہے کرب میں اس کام کے لئے
سوتی نہیں ہے بیٹے کے آرام کے لئے

www.emarsiya.com

Scanned with CamScanner

یہ ماں کی مامتا ہے میاں اور کچھ نہیں
اندھی محبتیں ہیں جہاں اور کچھ نہیں
چاہت کی آگ کا ہے دھواں اور کچھ نہیں
اسکے علاوہ زورِ بیاں اور کچھ نہیں
خالص ہے ماں کا دودھ ملاوٹ نہ پاؤ گے
ماں کے کسی عمل میں بناوٹ نہ پاؤ گے

حکم خدا ہے حکم نبی کائنات میں
ماں کا ہے احترام ہر اک ذات پات میں
ماں ہو کسی کی فرق نہیں کچھ صفات میں
آنچل ہمیشہ پکڑے رہو اپنے ہات میں
قدموں سے اُسکے لپٹے رہو دھول کی طرح
مہکو گے کائنات میں پھر پھول کی طرح

تم ماں سے لڑ جھگڑ کے نہ پاؤ گے منزلیں
گھیرے رہیں گی تم کو زمانے کی آفتیں
مشکل کے بعد آئیں گی ہر گام مشکلیں
پاؤ گے دن کو چین نہ راتوں کو راحتیں
آئے نہ بد دعا کبھی ماں کی زبان پر
پیچھا کرے گی چاہے رہو آسمان پر

www.emarsiya.com

Scanned with CamScanner

یہ حکم ہے کہ آنکھ نہ ماں سے ملایئے
آواز دے تو تیز قدم چل کے جایئے
شانے جھکے رہیں نہ کبھی سر اٹھایئے
پھولوں کے بدلے راہ میں آنکھیں بچھایئے
جس نے کیا یہ کام وہی شادماں ہوا
نکلا زباں سے اُف تو عمل رائیگاں ہوا

کیا ماں کا مرتبہ ہے رسولِ خدا سے سن
ممدوحِ کبریائے شہ انبیاء سے سن
وہ معتبر حدیث زبانِ بقا سے سن
قرآں پکارتا ہے کہ روحی فدا سے سن
لکھا ہوا یہ دیکھ حصولِ ثواب میں
سجدے کا حکم ہوتا فقط ماں کے باب میں

امّت کے روبرو دیا خطبہ رسول نے
کیا ماں کا مرتبہ ہے بتایا رسول نے
بیٹی کو کہکے اُمِّ ابیہا رسول نے
مادر کا سر فلک سے ملایا رسول نے
لازم ہے احترام گل تر کے سامنے
آواز ہو بلند نہ مادر کے سامنے

www.emarsiya.com

Scanned with CamScanner

موجود جسکی ماں ہے وہی خوش نصیب ہے
اللہ کی رحمتوں سے بہت ہی قریب ہے
طاعت میں سر جھکے تو خدا کا حبیب ہے
سرکش ہوا تو حق کی نظر میں رقیب ہے
احسان ماں کا بھول کے جو خط اٹھائے گا
قولِ رسول ہے کہ جہنم میں جائے گا

مادر کی شفقتوں نے عطا کی ہے زندگی
ظلمت کشِ حیات میں بخشی ہے روشنی
آغوش مادری سے ملا درسِ بندگی
دیتی نہ گر شعور تو گونگا تھا آدمی
آغوش اسکی مکتبِ فکر و نظر بنی
لفظوں سے روشناس زبانِ بشر ہوئی

وہ کمسنی کا دور وہ مادر کی شفقتیں
چھوٹی بڑی خطاؤں پہ ہوتی تھیں بخششیں
احساسِ غم نہ تھا، نہ زمانے کی الجھنیں
ہر صبح وشام گھر میں برستی تھیں رحمتیں
کیا خوب زندگی تھی کسی شئے کا غم نہ تھا
ماں کا سلوک لطف الٰہی سے کم نہ تھا

www.emarsiya.com

Scanned with CamScanner

دنیا کے سب شریف مذاہب نے دی صدا
ماں کی رضا سے ملتی ہے معبود کی رضا
سب نے بصد وثوق کتابوں میں ہے لکھا
سو بار مر کے چاہے کہ حق ماں کا ہو ادا
احسان نَو مہینے کا پل میں بھلا سکے
ممکن نہیں کہ ماں کا وہ قرضہ چکا سکے

ماں بھی یہ چاہتی ہے کہ مجھکو صلہ ملے
بوڑھا ہوا ہے جسم تو راحت ذرا ملے
بیٹے کے حق سے مجھکو بھی تھوڑی غذا ملے
بیمار ہو بدن تو مرض کی دوا ملے
پیری میں کام چلتا نہیں تاک جھانک سے
ماں چاہتی ہے دیکھوں میں بیٹے کی آنکھ سے

لاٹھی بنے وہ ہاتھ کی مجھکو سہارا دے
جب تک جیوں میں جینے کا کچھ تو گزارا دے
اک ٹمٹماتا ہاتھ میں میرے ستارہ دے
بوڑھا بدن جوان ہو ایسا نظارہ دے
مجھکو اُٹھا کے کاندھوں پہ فرزند لے چلے
مر جاؤں تو مجھے پئے پیوند لے چلے

www.emarsiya.com

Scanned with CamScanner

جبکہ اصول کہتا ہے ماں سے ڈرا کرو
جاہل گنوار بنکے نہ ماں سے لڑا کرو
اولاد ہو تو ماں کا ادب بھی کیا کرو
جو کچھ کہے وہ سر کو جھکا کر سنا کرو
اسکو جواب دو تو زباں کو سنبھال کر
دیکھو نہ گھور گھور نہ آنکھیں نکال کر

جو پاکباز طیب طاہر ہے ماں کوئی
بچے کو دودھ دیتی نہیں بے وضو کبھی
ہوتے ہیں اس کے پیٹ سے پیدا جری ولی
عالم صفت مزاج پیمبر نما سخی
گزرے نہ صبح وشام عبادت کئے بغیر
سوتی نہیں ہے غسلِ طہارت کئے بغیر

ہم تم تمام لوگ اسی کی ہیں سب عطا
چھوٹے بڑے فقیر و سلاطین و اولیاء
ماں وہ ہے جس کی گود میں پلتے ہیں انبیاء
دنیائے رنگ و بو میں اسی پر ہے خاتمہ
ہوتی نہ ماں تو کوئی نہ آتا وجود میں
ہل چل دکھائی دیتی نہ نشو و نمود میں

www.emarsiya.com

Scanned with CamScanner

دل سے وہ بددعائیں بھی کرتی نہیں کبھی
بچے کے حق میں حد سے گزرتی نہیں کبھی
ہو موت بھی قریب تو ڈرتی نہیں کبھی
ماں مر گرگئی تو مامتا مرتی نہیں کبھی
ہو زندگی کہ موت کسی بھی لباس میں
ماں روح بنکے رہتی ہے بچے کے پاس میں

چل کربلا دکھاؤں میں ماؤں کا مرتبہ
فولاد کے جگر میں قیامت کا حوصلہ
قربانیوں کا جن کے دلوں میں تھا ولولہ
جنکی یہ آرزوئیں تھیں فرزند ہو فدا
اپنے عمل سے بیٹوں میں جذبہ جگا دیا
فرزند بوتراب کا فدیہ بنا دیا

وہ گرم کارزار وہ ماؤں کے حوصلے
شانے پکڑ کے کہنا وہ جملے نپے تلے
فرزند لاج رکھ لو کٹا کر کے تم گلے
تاکہ رسول زادی سے عزو شرف ملے
آئے نہ آنچ سبطِ رسولِ الہٰ پر
جب تک ہے جان موت کو رکھو نگاہ پر

www.emarsiya.com

Scanned with CamScanner

زہرا کی جیسی ماں نہ تمھیں آئے گی نظر
گھر کر مصائبوں میں ہو اختم جب سفر
غسل و کفن کے بعد لٹایا چٹائی پر
حسنین سے کہا کہ ملو ماں سے آن کر
شبیر اپنی بات پہ جس وقت اَڑ گئے
بندِ کفن کو توڑ کے دو ہاتھ بڑھ گئے

ہے مادرِ وہب کا یہ تاریخ میں رقم
پایا سرِ وہب تو کہا لشکر ستم
اولاد سے سواء نہیں مانا کہ کوئی غم
فدیہ مگر دیا ہوا لیتے نہیں ہیں ہم
لے جا اُٹھا کے سر یہ الٰہی کی راہ میں
یہ کہکے سر کو پھینک دیا قتل گاہ میں

زہر کا لال روحِ علی وقت کا امام
کرب و بلا کے دشت میں تنہا تھا تشنہ کام
زینب کی عظمتوں کو کروڑوں میرا سلام
قربان کر کے بھائی پہ فرزندِ نیک نام
چادر بچھا کے لاش پہ سجدے لٹا گئی
ممتا کی شمع آندھی کی زد پر جلا گئی

www.emarsiya.com

Scanned with CamScanner

کرب و بلا کی ماؤں کی کاوش نہیں مثال
دیکھے ہیں سب نے ہوتے ہوئے قتل اپنے لال
بیٹوں کے غم میں کھولے نہ اپنے سروں کے بال
شکوہ زباں پہ آئے بجز شکر کیا مجال
سر فخر سے بلند کیا باوفاؤں کا
کرب و بلا کی ماؤں نے دنیا کی ماؤں کا

☆☆☆

صدائے باز گشت

مانگوں دعا کہ حق پئے سرور عطا کرے
حر کا نصیب حر کا مقدر عطا کرے
یا پھر مزاج بوذر و قنبر عطا کرے
یعنی مجھے غلامیٔ حیدر عطا کرے
مدّاح کہکے دنیا پکارے حسین کا
روشن ہو تا کہ نام مرے والدین کا

www.emarsiya.com

Scanned with CamScanner